سوال

(368) کامیاب دعوت کی شرطیں اور کتابیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کامیاب دعوت کون سی ہے' کس طرح معلوم کیا جائے کہ یہ دعوت کامیاب ہے؟ اللہ کے دین کی تبلیغ کرنے والوں میں کیا شرطیں ہونی چاہیں؟ اس موضوع کی چند کتب کی بھی نشان دہی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) سب سے کامیاب دعوت تو یہ ہے کہ علم وبصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دی جائے' ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَن أَحسَنُ قَولًا مِمَّن دَعا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صـٰلِحًا وَقالَ إِنَّنى مِنَ المُسلِمينَ ﴿٣٣﴾... سورة حم السجدة

''اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔''

قُل هـٰذِهِ سَبيلى أَدعوا إِلَى اللَّهِ ۚ عَلىٰ بَصيرَةٍ أَنا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنى ﴿١٠٨﴾... سورة يوسف

''کہہ دیجیے میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں (ازروئے یقین وبرہان) سمجھ بوجھ کر میں بھی (لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی۔''

(2) کامیاب دعوت وہ ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ماخوذ اور اس پر اسانید صحیحہ سے صحابہ' تابعین اور تبع تابعین کا عمل ثابت ہو۔

(3) اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینے والے میں' جو شرطیں ہونی چاہیں تو وہ اس طرح کی ہونی چاہیں جس طرح کی اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کے قصے میں درج ذیل آیت میں بیان فرمائی ہیں :

قالَ يـٰقَومِ أَرَءَيتُم إِن كُنتُ عَلىٰ بَيِّنَةٍ مِن رَبّى وَرَزَقَنى مِنهُ رِزقًا حَسَنًا ۚ وَما أُريدُ أَن أُخالِفَكُم إِلىٰ ما أَنهىٰكُم عَنهُ ۚ إِن أُريدُ إِلَّا الإِصلـٰحَ مَا استَطَعتُ ۚ وَما تَوفيقى إِلّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيهِ تَوَكَّلتُ وَإِلَيهِ أُنيبُ ﴿٨٨﴾... سورة هود

''انہوں نے کہا اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے نیک روزی دی ہے (تو کیا میں ان کے خلاف کروں گا؟) اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں' میں تو جہاں تک مجھ سے ہوسکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا اللہ ہی (کے فضل) سے ہے' میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

اس آیت میں علم اور کسب حلال کی شروط کا بیان ہے اور اس بات کا ذکر کہ انسان جس کی دعوت دے اس پر خود بھی عمل کرے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کرے' کس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے بجالائے' نیت کو نیک رکھے' اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے اس کی ذات گرامی پر توکل کرے کہ اسی کے ہاتھ میں توفیق دینا اور رشد و بھلائی کا الہام کرنا ہے۔

دعوت الی اللہ کے لیے شرط یہ بھی ہے' جو حسب ذیل آیت میں مذکور ہے:

ادعُ إِلىٰ سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ ۖ وَجـٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ ... ١٢٥ ... سورة النحل

''(اے پیغمبر!) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔''

داعی کو صبر کے زیور سے بھی آراستہ ہونا چاہیے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاصبِر وَما صَبرُكَ إِلّا بِاللَّهِ ... ١٢٧ ... سورة النحل

''(اے نبی!) صبر کیجیے' اور تمہارا یہ صبر بھی اللہ ہی (کی توفیق) سے ہے۔''

اور فرمایا:

وَاصبِر نَفسَكَ مَعَ الَّذينَ يَدعونَ رَبَّهُم بِالغَدوٰةِ وَالعَشِىِّ يُريدونَ وَجهَهُ ۖ وَلا تَعدُ عَيناكَ عَنهُم تُريدُ زينَةَ الحَيوٰةِ الدُّنيا ۖ وَلا تُطِع مَن أَغفَلنا قَلبَهُ عَن ذِكرِنا وَاتَّبَعَ هَوىٰهُ وَكانَ أَمرُهُ فُرُطًا ٢٨ ... سورة الكهف

''اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا۔''

4۔ اس موضوع سے متعلق کتب میں سرفہرست تو قرآن کریم ہے لہذا اسے حفظ کرلو' کثرت کے ساتھ اور گہرے غور و فکر و تدبر کے ساتھ تلاوت کرو اس کے مطابق عمل بھی کرو اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دو اور اس کے ساتھ ہی سنت رسول اللہ ﷺ کو بھی ملالو' کیونکہ سنت رسول اللہ ﷺ ہی قرآن مجید کی تفسیر و تشریح ہے۔ کتب سنت میں سے اہم کتابیں صحیح بخاری' صحیح مسلم' موطا مالک' مسند امام احمد' سنن ابی داود۔ سنن ترمذی سنن نسائی' سنن ابن ماجہ اور دیگر کتب سنت بطور خاص قابل ذکر ہیں' علاوہ ازیں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ان کے شاگرد رشید امام ابن قیم اور ائمہ دعوت شیخ بن عبد الوہاب اور ان کے پیروکار کی کتب کا مطالعہ بھی ضرور فرمائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص291

محدث فتویٰ